www.KitaboSunnat.com

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ کہ

رسالہ

شریعت اور طریقت

جس میں شریعت اور تصوف کی تحقیق اور اولیاء اللہ سے محبت کا ذکر ہے

مصنفہ

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری

مصنف تفسیر ثنائی وغیرہ

۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

مطبع اہلحدیث امرتسر میں بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۷ھ طبع ہوا

بار دوم

قیمت ۲/ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

رسالہ مسلمان امرتسر

آجکل اسلام پر ہر چہار طرف سے
حملے ہو رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔
عیسائی۔ ہندو۔ آریہ۔ اور دیگر قومیں
جس طرح اسلام پر نئے نئے اعتراضات
کرتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اس لئے
بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کیطرف
سے ان حملات کے باقاعدہ جوابات دیئے
جائیں۔ اسی غرض کیلئے یہ رسالہ (مسلمان)
جاری ہوا ہے۔ جو ہر مہینے کی پندرہ ۱۵
تاریخ کو زیر ایڈیٹری مولانا ابوالوفاء
ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) شائع
ہوتا ہے۔ مولٰنا موصوف کا زور قلم
اہل ملک سے مخفی نہیں۔ اس رسالہ میں اسلام
کی خوبیوں کا اظہار اور مخالفین اسلام
کے اعتراضات کے معقول جوابات دیئے
جاتے ہیں پس اسلام کے بہی خواہ اور ترقی
چاہنے والوں سے امید ہے کہ اس رسالہ کی دل سے
قدر کرکے بہت جلد خریداری کی درخواست
بھیجینگے۔ قیمت سالانہ عمہ۔ مینجر مسلمان امرتسر

اخبار اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہے یعنے دین
و دنیا کا مجموعہ ۱۸×۲۲ کے ۱۶ بڑے
صفحوں پر ہفتہ وار ہر جمعہ کو اہلحدیث
پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے جسمیں
مضامین مذہبی۔ اخلاقی۔ مسائل۔
فتوے اور مخالفین کے اعتراضات
کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں اور
ایک دو صفحوں پر دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں
بھی درج ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار
توحید و سنت کا حامی۔ شرک و بدعت
کا دشمن مخالفین کے سامنے ڈھال
کا کام دینے والا۔ دنیا کی چیدہ چیدہ
خبریں بتلانے والا ہے
قیمت سالانہ تین روپے (سے)
نمونہ کا پرچہ جوابی کارڈ آنے پر مفت
بھیجا جائیگا۔

المشتہر
مینجر اخبار اہلحدیث
امرتسر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ رکھو روزہ نہ مر کھو کانہ جا مسجد دی سجدا۔ وضو کا توڑ دی کوزا شراب دی پی پیالہ۔ ایسے ہی جاہلوں کے زحم اٹھا کر بعض اہل شریعت عارفین واقف سے منکر ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہی نمازیں جو ہم سیدھی سیدھی پڑھتے ہیں بس یہی اصل اسلام ہیں یہی پیغمبر اسلام علیہ السلام کی تعلیم کا خلاصہ اور اصل ہیں مگر بغور دیکھیں تو دونوں کی رائے غلط۔ گو پہلے فریق کی تو غلط بلکہ کفر تک پہونچتی ہے۔ اسلئے میں نے چاہا کہ اس رسالہ میں شریعت اور طریقت کی نسبت اور تعلق بتلاؤں جو پیغمبر علیہ السلام نے ان دونوں میں بتلایا ہے۔ مگر مشکل یہہ ہے کہ طریقت اور تصوف کا بیان مشکل ہے جسکی بابت کہا جاتا ہے کہ ؎

فن التصوف ما ادق بیانہ متحیر فیہ الامام الرازی

(یعنی تصوف کا فن ایسا باریک ہے کہ امام رازی رحمۃ اللہ جیسے فاضل اجل اور باریک بین بھی اسمیں حیران و سرگردان ہیں) پھر مجھ جیسے کج مج زبانسے کیونکر اسکا مطلب ادا ہو سکے۔ مگر چونکہ اس مسئلہ کو بزرگانِ دین اور اکابرانِ ملت تو یم علماء کرام و صوفیاء عظام رضی اللہ عنہم نے جو شریعت اور طریقت کے مسلمہ امام ہیں واضح طور سے بیان کیا ہوا ہے لہذا انہی کی کتابوں سے نقل کرکے مسئلہ ہذا کی توضیح کرتا ہوں۔ الفضل للمتقدم۔

(خاکسار مصنف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت اور طریقت

اس مسئلہ کی اصل بنیاد حدیث جبرئیل ہے جو بخاری مسلم کی روایت سے مشکوٰۃ کے شروع ہی میں منقول ہے جس کا یہ مضمون ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

عن عمر بن الخطاب قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب الی ان قال اخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک الحدیث ۔

ایک روز ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک شخص مسافرانہ شکل میں بڑے سفید کپڑوں والا آیا اس نے ایمان اور اسلام کی بابت سوال کرکے یہ سوال کیا کہ حضرت! احسان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسی طرح سے کیا کر کہ گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسکو نہیں دیکھتا تو تو بھی کوشش کئے جا کیونکہ وہ تجھے دیکھتا ہے ۔

یعنی جو کام کرو اسے کمال اخلاص سے اور اس نیت سے کرو کہ خدا ہمارے اس فعل کو دیکھ رہا ہے ۔

ہر کام کے دو حصے ہوتے ہیں ایک ظاہر اور ایک باطن۔ ظاہر تو یہی جو ہاتھ پاؤں وغیرہ سے حرکات ہوتی ہیں مثلاً نماز پڑھتے ہوئے جسمانی حرکات کا ہونا۔ ہاتھوں کا اٹھانا سر جھکانا زبان سے تکبیرات تسبیحات وغیرہ کا پڑھنا وغیرہ وغیرہ یہ تو ظاہری افعال ہیں فقہاء اور علماء بھی انہی کے متعلق احکام بتلایا کرتے ہیں یعنی یہ کہ منہ اس طرف کرو۔ ہاتھ یوں باندھو۔ سر یہلے اور ہاتھ پیچھے اٹھاؤ وغیرہ وغیرہ جو ظاہری احکام ہیں علماء اور فقہاء انہی ظاہری ارکان کی صحت دیکھ کر نماز کی صحت کا فتویٰ دیدیا کرتے ہیں اور یہی انکا منصب ہے۔ مگر باطنی فعل یعنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاص اور صحت نیت یعنی یہ کہ کرتے ہوئے دلی توجہ فاعل کی اللہ تعالے کی جانب پوری تھی یا نہیں اسپر چونکہ علماء کو اطلاع نہیں اسلئے اُس کی نسبت یا ایسا ہی حکم لگا سکتے ہیں کہ ہر کام میں نیت نیک چاہئے پس اسی باطنی حصہ کی اصلاح کا نام تصوف یا طریقت ہے چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

شریعت راسہ جزو است. علم و عمل و اخلاص. تا ایں ہر سہ جزو متحقق نشوند شریعت متحقق نشود وچوں شریعت متحقق شد رضائے حق سبحانہ وتعالیٰ حاصل گشت۔ کہ فوق جمیع سعادات دنیویہ و اخرویہ است ورضوان من اللہ اکبر پس شریعت متکفل جمیع سعادات دنیویہ واخرویہ آمد مطلبے نماند کہ ورائے شریعت دراں مطلب احتیاج افتد طریقت و حقیقت کہ صوفیہ باں ممتاز گشتہ اند ہر دو خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص ست پس مقصود از تحصیل آں ہر دو تکمیل شریعت ست نہ امر دیگر ورائے شریعت۔ (مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۶)

شریعت کے تین حصے ہیں۔ علم۔ عمل اور اخلاص۔ جبتک یہ تینوں حصے متحقق نہونگے شریعت کا تحقق بھی نہ ہوگا اور جب شریعت متحقق ہوگی تو خدا تعالےٰ کی مرضی حاصل ہوجائیگی جو تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں سے بڑھکر ہے کیونکہ خدا کی تھوڑی سی خوشی بھی بہت بڑی ہے پس شریعت تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں کی متکفل ہے اور کوئی مطلب شریعت سے باہر نہیں جسکی حاجت ہو۔ طریقت اور حقیقت جنکے ساتھ صوفیہ کرام ممتاز ہوئے ہیں۔ یہ دونوں تیسرے حصے کے کامل کرنے میں جسکا نام اخلاص ہے شریعت کی خادم ہیں۔ پس ان دونوں (طریقت اور حقیقت) کے حاصل کرنے سے اصل مقصود شریعت ہی کی تکمیل ہے نہ شریعت کے سوا کوئی دوسری بات۔

ایک جلد کے مکتوب ۸۴ میں فرماتے ہیں کہ:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المقصود شریعت وحقیقت عین یکدیگر اند و درحقیقت از یکدیگر جدا نیستند۔ فرق صرف اجمال وتفصیل ست۔ استدلال وکشف است۔ غیب وشہادت ست۔ الی ان قال۔ پس متحقق شد کہ خلاف شریعت علامت عدم وصول ست تحقیقت یکے از رسائلے از خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس سوال کرد کہ مقصود از سیر وسلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد واستدلالی کشفی شود رزقنا اللہ سبحانہ الثبات والاستقامۃ علی الشریعۃ علما وعملا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علی صاحبہا۔ (مکتوب ۳)

مطلب یہ ہے کہ شریعت اور حقیقت بالکل ایک ہی ہیں ایک دوسری کو جدا نہیں۔ فرق صرف اجمال اور تفصیل کا ہے اور استدلال اور کشف کا ہے (یعنے جو بات ظاہری علوم شرعیہ میں بالاجمال اور باستدلال ملتی ہے وہی طریقت میں با تفصیل اور مشاہدے سے نظر آتی ہے پس ثابت ہوا کہ شریعت کا خلاف کرنا عدم وصول کی علامت ہے (یعنی جو کوئی صوفی کہلاکر شریعت کے خلاف کام کرتا ہے یہ سمجھو کہ وہ منزل مقصود پر نہیں پہونچا) ایک شخص نے حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ سیر وسلوک یعنی تصوف سے کیا مطلب ہے جواب دیا کہ اجمالی معرفت تفصیلی ہوجائے (یعنے جو شریعت میں بالاجمال روحانی نکات تبلائے جاتے ہیں وہ مفصل معلوم ہوجائیں اور جو امر عقلی یا نقلی دلیل سے سمجھا جاتا ہے وہ کشفی طور سے مشاہدے میں آجاوے۔

اسی جلد کے مکتوب ۴۴ میں فرماتے ہیں کہ:۔

بہترین حسنہ در ازالہ آن زنگ اتباع سنت سنیہ مصطفویہ است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ (مکتوب ۴۴)

غیر اللہ کی محبت دور کرنے میں سب سے اچھا آلہ اور تجویز اتباع سنت نبوی کا ہے۔

جلد دوئم کے مکتوب ۔ میں علماء اور صوفیا کے اعمال کا ذکر فرماتے ہیں کہ:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نصیب علماء ظواہر از ایں متابعت سید المرسلین بعد از تصحیح عقائد علم شرائع و احکام ست و عمل بمقتضائے آن علم۔ و نصیب صوفیائے علیا با آنچہ علماء دارند احوال مواجید ست و علوم و معارف۔ و نصیب علماء راسخین کہ ورثۂ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات با آنچہ علماء ظواہر دارند و با آنچہ صوفیا باآں ممتاز اند"

(مکتوب ۱۳)

علماء ظاہر کا حصہ یہ ہے کہ بعد تصحیح عقائد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تابعداری کرتے ہیں اور صوفیاء کرام کا حصہ علماء کے حصے کے علاوہ احوال اور مواجید ہیں (جو انہیں کشفی طور پیدا ہوتے ہیں) اور علوم حقہ اور معارف اور علماء راسخین کا جو انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث ہیں یہ ہے کہ دونوں (علماء ظاہر اور صوفیا) کے حصوں کو جمع کر لیتے ہیں (یعنی احکام ظاہری کی پابندی کے علاوہ باطنی صفائی بھی انہیں اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے"

ایسا ہی حضرت مخدوم جہانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز اپنی مشہور کتاب فتوح الغیب کے مقالہ ۳۶ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اجعل الکتاب والسنۃ امامك وانظر فیہما واعمل بہما ولا تغتر بالقال والقیل والھوس قال اللہ تعالیٰ وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب واتقوا اللہ ولا تخالفوہ ولا تتترکوا العمل بما جاء بہ وتخترعوا لانفسکم عملا وعبادۃ کما قال اللہ جل وعلا فی حق قوم ضلوا عن سواء السبیل

کتاب اللہ (قرآن شریف) اور سنت مطہرہ کو اپنا امام بناؤ اور انہی پر غور و فکر کیا کرو اور انہی پر عمل کیا کرو اور ادھر اُدھر کی قیل و قال اور بیہودہ ہوسوں سے فریب نہ کھایا کرو خدا فرماتا ہے جو کچھ تم کو رسول علیہ السلام دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں ہٹ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اُس کی مخالفت نہ کرو کہ جو احکام اللہ کے رسول علیہ السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در هیامیة ان الله عز وجل كتبها عليهم ثم انه تدز كى هو عز وجل نبيه صلى الله عليه وسلم ونزهه من الباطل والزور فقال وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحی یوحی ای ما آتاكم به من عندی لا من هواه و نفسه فاتبعوه ثم قال ان كنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله فبین ان طریق المحبة اتباعه صلی الله علیه وسلم قولا و فعلا الخ (فتوح الغیب مقالہ ۳۶)

لائے ہیں ان پر عمل کرنا چھوڑ دو اور اپنے پاس سے بدعتیں ایجاد کرنے لگو جیسا کہ خداوند تعالےٰ نے گمراہ قوم (عیسائیوں) کے حق میں فرمایا ہے کہ انہوں نے رہبانیت (ترک دنیا) کی بدعت نکالی۔ ہم نے انپر فرض نہ کی تھی پھر خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو باطل اور جھوٹ سے پاک بتلایا اور فرمایا کہ وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ جو اس کی طرف وحی کیجاتی ہے اسی سے بولتا ہے یعنی جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا ہے وہ میرے پاس سے ہے نہ اوسکی اپنی خواہش سے پھر خدا نے فرمایا ای نبی تو کہہ اگر تم اللہ سے محبت کا دعوےٰ کرتے ہو تو میری تابعداری کرو خدا تم سے محبت کریگا۔ پس واضح کرکے بتلا دیا کہ محبت کا طریق صرف یہی ہے کہ ہر ایک قول اور فعل میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیجاوے“

ایسے وہ جلیل القدر بزرگوں کی شہادتوں سے جو امر ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ شریعت کے دو حصے ہیں۔ ظاہر اور باطن۔ یعنی ظاہری اعمال نماز روزہ وغیرہ اور باطنی تعلقات خداوندی جو بندوں کو خالق سے وابستہ کرتے ہیں ظاہری اعمال کی درستی اور انکے قواعد بتلانا تو ظاہری علماء کا کام ہے۔ باطنی تعلقات کی پختگی اور درستی صوفیاء کرام کی صحبت کا اثر ہے لیکن کون صوفی؟ وہ نہیں جو صوف کے کپڑے پہنتے ہوں بلکہ وہ جنکا تعلق باطنی خدا سے مضبوط ہو۔ یا یوں کہو کہ صوفی وہ ہے جو شریعت کے دونوں حصوں (ظاہری اور باطنی) پر عامل ہو پس ایسے تصوف اور ایسی طریقت سے کون انکاری ہے؟ اللهم مسقه نفسه ورزقنیه الله وجعلنی ممن یحبونهم اللهم ارزقنی حبک وحب من یحبک وحب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صد نیز تمی ثو حبت

پس تصوف ہی پر عمل کرنے یوں سمجھو کہ صوفی بننے کی تاکید کرنے کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا فِی السِّلْمِ کَافَّۃً (یعنی اے مسلمانو! پورے اسلام پر عمل کرو یعنی ظاہر باطن شریعت کے دونوں حصوں کی تکمیل کرو ورنہ ظاہری ارکان کسی کام نہ آویں گے۔ بغیر تصوف یعنی بغیر اخلاص کامل جو ارکان شریعت ادا کئے جاویں انکی نسبت خداوند تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ:۔

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	یہ کوئی نیکی کا کام نہیں کہ مشرق کو یا مغرب کو منہ پھیرا کرو۔

(یعنی بغیر اخلاص اور بغیر تکمیل حصہ باطن نماز ادا نہ کرو) کسی اہل دل نے اسی معنی کی طرف اشارہ کر کے کہا ہے ؎

نماز جاہلاں سجدہ سجود است　　نماز عاشقاں ترک وجود است

یعنی کامل بندوں کی نماز میں بڑا جزء اخلاص کامل ہوتا ہے۔ وہ اسی کی تکمیل پر زیادہ زور دیتے ہیں اور ذرہ ذرہ ظاہری ارکان پر نہیں لڑا کرتے کہ کسی شخص نے رفع یدین یا آمین بالجہر کردی تو بس آگ بگولہ ہو گئے اور حکم دیدیا کہ اسکے ساتھ مل کر نماز جائز نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ ظاہری ارکان ادا ہی نہیں کرتے کما تمحانہ [illegible]

اس امر کی خیال (کہ تصوف سے باطنی تعلق کی تکمیل کیونکر ہوتی ہے) حضرت حجۃ اللہ تا الہند شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ رسالہ ہمعات میں فرماتے ہیں:۔

ہیچ چیز در تحصیل این معنی از ملاحظہ محاورہ بین العبد و معبودہ چنانچہ در حدیث قسمت الصلوٰۃ بینی و بین عبدی بداں اشارت ست نافع ترنیست (صفحہ ۱۹)

عبارت مرقومہ کا مطلب بتلانے سے پہلے اُس حدیث کا مضمون بتلانا ضروری ہے جس کی طرف شاہ صاحب نے اشارہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث قدسی میں آیا ہے کہ خدا فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے میں اور اپنے بندے میں تقسیم کر دیا ہے۔ میرا بندہ جب الحمد للہ کہتا ہے تو میں کہتا ہوں حمدنی عبدی (میرے بندے نے میری حمد کی) اور جب الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے اثنیٰ علی عبدی (میرے بندے نے میری تعریف کی) اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے مجدنی عبدی (میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے ھذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل (یہ میرے اور میرے بندے میں مشترک ہے کیونکہ میری تعریف ہے اور بندے کی دعا ہے اور جو بندے نے مجھ سے طلب کیا ہے وہ اسکو ملیگا اور جب کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم اخیر تک تو خدا فرماتا ہے کہ ھذا لعبدی ولعبدی ما سأل (یہ میرے بندے کی دعا ہے اور جو بندے نے سوال کیا ہے وہ اسکو پائیگا) ✦

یہ ہے مضمون حدیث شریف کا جسکی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا ہے کہ دلی کدورت کو دور کرنے اور صفائی حاصل کرنے کے لئے اس سے زیادہ مفید کوئی چیز نہیں کہ حسب فرمودہ سرور کائنات نماز میں ہر ایک جملہ پر نمازی یہ خیال رکھے کہ خدا کی طرف سے مجھے جواب ملا ہے کہ حمدنی عبدی وغیرہ ذالک اس طرح غور و فکر کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہوتی ہے یہ تو ایک مثال ہے اسی طرح تمام کاموں کو سمجھنا چاہئے اسی نیک عادت کے مضبوط اور مستقل کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے یَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (یعنی خدا نے اپنا رسول بھیجا ہے جو اسکے احکام لوگوں کو سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے کتاب اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے) تعلیم اور وعظ کے علاوہ تزکیہ کا لفظ بھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرمایا گیا ہے تصوف کی اصل الاصول ہے یہی تزکیہ تصوف اور طریقت کے قواعد سے حاصل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے یعنی اندرونی صفائی جسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عبادت دل لگا کر اور ہمہ تن متوجہ ہو کر کرتا ہے۔ دنیا و مافیہا سے سرد مہر رہتا ہے ہر وقت اُس کو یہی دُھن رہتی ہے کہ میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے اور میں دنیا سے خسارہ کے ساتھ واپس نہ جاؤں ؛

نیک صحبت یا صوفیائے کرام کی مصاحبت کی مثال ایسی سمجھو کہ ایک شخص مبتدی عبارت بطور خود لکھتا ہے کوئی حرف غلط لکھتا ہے تو کوئی صحیح بھی لکھ لیتا ہے غرض اس کی تحریر ایسی تو ہوتی ہے کہ مضمون سمجھ میں آسکے لیکن کسی سرکاری دفتر میں کام نہیں کر سکتا جتبک کہ بہت بڑی مشق اور مہارت پیدا نہ کرے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک شخص نے پہلوانوں کے تمام داؤ ایک ہی دن میں سیکھ لئے لیکن وہ اتنے ہی سے کسی بڑے مشاق پہلوان سے مقابلہ نہیں کر سکتا ؛ ٹھیک اسیطرح سمجھو کہ انسان پر بعض دفعہ جو ایک حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ دنیا کو بالکل فضول سمجھکر گھڑی دو گھڑی تک ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے مگر یہ حالت اُس کی غیر مستقر ہوتی ہے۔ اسی حالت غیر مستقرہ کو مستقر کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے۔ اسیلئے صحابہ کرام جو سید الانبیاء کے صحبت یافتہ تھے تمام مسلمانوں سے افضل ہیں ؛

نتیجہ تصوف و طریقت

اس تمام تقریر سے جو اوپر بیان ہوئی ہے یہ امر بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ صوفیائے کرام و اولیائے عظام کی محبت اور اُن کی تعظیم و تکریم ایمان کی علامت ہے اور اُن سے بغض و عناد رکھنا گمراہی اور ضلالت ہے کیونکہ اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام شریعت کا ایک صحیح نمونہ ہیں بلکہ یوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے کہ شریعت کی انہوں ہی نے تعمیل کرکے دکھائی ہے پھر کہا جو شخص ان ہی باتوں کی پابندی کرے بلکہ اس کا صحیح نمونہ ہو اُس سے کینہ و عداوت رکھنے والا ایمان دار اور مسلمان ہو سکتا ہے؟ حاشا وکلا۔ حدیث قدسی میں آیا ہے:

من عادی لی ولیا فقد اٰذنته بالحرب
(الحدیث)

خدا فرماتا ہے جو کوئی میرے ولی سے عداوت رکھے میری اس سے اعلان جنگ ہے۔

اسلئے کہ سرکاری سپاہی کی توہین اور تذلیل کرنا کون نہیں جانتا کہ بادشاہ سے مقابلہ کرنے کے برابر ہے۔ مگر غور طلب بات یہ ہے کہ تعظیم و تکریم کسے کہتے ہیں؟ عیسائی اور مسلمان دونوں قومیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتی ہیں مگر دونوں کی تعظیم میں فرق ہے۔ عیسائی تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا اور معبود سمجھنا تعظیم جانتے ہیں مگر مسلمان ایسی تعظیم کو کفر کہتے ہیں کیونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود ایسی تعظیم سے منع فرمایا ہے پس ثابت ہوا کہ تعظیم و تکریم بھی وہی درست اور صحیح ہے جو اُن بزرگوں کے منشاء کے مطابق ہو۔ لیکن آجکل جو ان بزرگوں کی تعظیم و تکریم میں خود ان بزرگوں کے خلاف منشاء زیادتیاں ہو رہی ہیں وہ ہرگز تعظیم نہیں بلکہ بے ادبی ہے جس سے ناحق اُن بزرگوں کو قیامت کے دن خدا کے سامنے جوابدہی لازم ہوگی جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور دیگر صلحا کی بابت قرآن شریف میں مذکور ہے:۔

یَوْمَ یَحْشُرُھُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ ھٰٓؤُلَآءِ اَمْ ھُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ قَالُوْا سُبْحٰنَکَ مَا کَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِکَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنْ مَّتَّعْتَھُمْ وَاٰبَآءَھُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّکْرَ وَکَانُوْا قَوْمًاۢ بُوْرًا (سیپارہ ۱۸ ع ۱۷)

کہ جس روز اللہ انکو اور انکے معبودوں کو جنکو یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب کو جمع کریگا تو کہیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا (کہ تم سے دعائیں مانگتے رہی) یا وہ خود ہی گمراہ ہوئے۔ وہ کہینگے کہ خداوندا! تو پاک ہے ہمیں تو خود لائق نہیں تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا متولی سمجھیں مگر تو نے انکو اور انکے باپ دادوں کو فراخی دی تھی اسلئے یہ لوگ نصیحت کو بھول گئے اور تباہ ہوئے۔

بڑی بے ادبی جو بزرگان دین اور اولیاء کرام کی کیجاتی ہے یہ ہے جو اُن کے خلاف منشاء اُن سے استمداد اور حاجت روائی طلب کیجاتی ہے مثلاً تکلیف کیوقت وظیفہ پڑھنا کہ امداد کن امداد کن۔ از بند غم آزاد کن۔ در دین و دنیا شاد کن۔ یا شیخ عبد القادرا۔ یا شاہ شیئاً للہ یا عبد القادر جسکے معنے ہیں اے پیر صاحب! کچھ دیجئے جسکی کوئی تعیین بھی نہیں کہ وہ کیا ہے یہ امر ان کے خلاف منشا ہے کیونکہ حضرت محبوب سبحانی مخدوم جہانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوح الغیب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

اذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله ولو جهد العباد ان ينفعوك بشئ لم يقضه الله لك لم يقدروا عليه ولو جهد العباد ان يضروك بشئ لم يقضه الله عليك لم يقدروا۔ والى ان قال فينبغي لكل مومن ان يجعل هذا الحديث مرآة لقلبه وشعاره ودثاره وحديثه فيعمل بها في جميع حركاته وسكناته حتى يسلم في الدنيا والآخرة ويجد العزة فيهما برحمة الله عزوجل۔ (فتوح الغيب مقاله ۴۲) ما سال الناس من سال الا الجمله

جب تم سوال کرو اللہ ہی سے کیا کرو اور جب تم مدد چاہو اللہ ہی سے چاہو اگر تمام بندے تمہیں کسی قسم کا نفع پہونچانا چاہیں جو خدا نے تمہاری قسمت میں نہیں کیا تو کبھی بھی تمہیں نفع نہیں پہونچا سکینگے اور اگر تمام بندے ملکر کوشش کریں کہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہونچائیں جو خدا نے تمہارے مقدر میں نہیں کیا تو کبھی نہیں پہونچا سکتے۔ اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہر ایک ایماندار کو لازم ہے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا شیشہ بنالے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باللہ عزوجل وضعف ایمانہ + (مقالہ ۴۳)	نیچے اوپر کا اوڑھنا اور تمام حرکات سکنات میں اسی حدیث کو اپنا دستورالعمل

بنا دے تا کہ دنیا اور آخرت میں سلامت رہے اور دونوں جہانوں میں اللہ کی رحمت سے حصہ لیے رکھے:- مقالہ ۴۲ میں فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی مخلوق سے سوال کرتا ہے وہ خدا سے ناواقفی اور ضعف ایمان کی وجہ سے کرتا ہے یعنی ایسے شخص کو خدا کی معرفت نہیں اور اسکا ایمان کمزور ہے ؂

ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کو ہرگز منظور نہیں کہ کوئی شخص اُن سے استمداد کرے یا اُنکے نام کے وظیفے پڑھے یا اُٹھتے بیٹھتے یا شاہ جیلان یا شیئاً للّٰہ کہے پس جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف منشاء تعظیم در اصل تعظیم نہیں بلکہ توہین ہے اسی طرح حضرت مخدوم جیلانی قدس سرہ العزیز کی ایسی تعظیم جو آجکل جاہل لوگ کرتے ہیں بوجہ اُن کے منشاء کے مخالف ہونے کے ہرگز تعظیم نہیں بلکہ خلاف اور شقاق ہے-

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب اولیاء اللّٰہ سے امداد طلب نکیجائے تو پھر اُنکی بزرگی کیا ہو اُنکی بزرگی کے معنے ہی کیا ہوئے ؟

افسوس ہے کہ مسلمانوں کی سادگی کی یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے وہ یہہ نہیں جانتے کہ یہ کیا اولیاء اللہ کی فضیلت کم ہے کہ اُنکی تابعداری کا ہم کو حکم ہے وہ خدا کے نیک بندے ہیں اُنکی دعائیں اکثر خدا قبول فرماتا ہے وہ قبر اور قیامت کے عذاب سے محفوظ ہیں چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ یعنی نیک بندے قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے بےخوف ہونگے ؂ یہ نہیں کہ اُن کو خدائی میں کسی طرح کا دخل ملگیا ہے. خداوند تعالےٰ فرماتا ہے سُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ د پاک ہے وہ ذات جسکے قبضے میں سب چیزوں کا اختیار ہے اور وہ سب مخلوق کو جانتا ہے خلاصہ یہ کہ اولیاء اللہ کی محبت ایمان ہے اور عداوت اور مخالفت بے ایمانی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشان ہے۔ ایسا ہی برخلاف حکم قرآن و حدیث اور اُن کے منشا اُن کے نام سے استمداد کرنا اور اُٹھتے بیٹھتے اُن کے نام کا وظیفہ پڑھنا بھی اسلام اور ایمان کے خلاف ہے۔ مولوی خرم علی بلہوری مرحوم نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

نظم

ارے لوگو از بان اپنی کو رو کو	بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
خدا لعنت کرے اُس رو سیاہ پر	کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبر
جسے کچھ بغض ہو وے اولیا سے	ہمیشہ ابر لعنت اُسپہ برسے
پر اتنا اَور بھی سُن رکھیو حضرت!	جو حق پر نا چلے اُسپر بھی لعنت

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا

اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو جو پہلے ایماندار گذر چکے ہیں بخشدے

تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ

اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کا کینہ پیدا نہ کر اے ہمارے مولا! تو ہی

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

بڑا مہربان رحم کرنیوالا ہے

آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہیں طاقت و تاب اور طاقت کسی کی | تمہیں لوح و حضر سہو کچھ کمی | جو چاہے وہ وہی کہتا ہے منی | نہیں ہے یہ جگہ دم مارنے کی
وہ مالک ہے سب آگے اسکی لاچار | نہیں ہے کوئی اسکے گھر کا مختار

خدا سا کون ہے مطلق توانا | ہر اک بندے کی ایذا سے دانا | سمجھ کیا ہو گئی تیری ردانا | میاں یا ہوگیا ہے تو دیوانا
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے | جیسے تم مانگتے ہو اولیا سے

عجائب جہل ہے عالم میں پھیلا | جو مانیں حق کو سو وہ باپ کے | جو سمجھادیں انہیں سیدھے تو الٹا | سمجھتے ہیں بجا ایسوں کو مولا
بیانِ شرک سن کہتے ہیں کہ | کہ منکر ہیں یہ بزرگوں کے بلاشک

بتاتا ہے کوئی منکر نبی سے | کوئی حسنین سے کوئی علی سے | کوئی بکتا پھرے ہے بیخودی سے | ابھی سمجھا یہ منکر ہے ولی کی
ارے لوگو زباں اپنی کو روکو | بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو

ہمیں انکار گر ہوتا نبی کا | تو پھر کیوں جانتے ہم انکا طریقہ | مسلماں ہی کہلاتے ہم اصلا | ولے اپنا تو ہے یہ قول سچا
خدا لعنت کرے اس روسیاہ پہ | کہ جسکے دل میں ہو بغض پیمبر

جو ہوتے دشمنِ آلِ پیمبر | تو تیری طرح ہم بھی شاد ہوتے | محرم کو مناتے عید کر کر | نہ لاتے یہ سخن ہرگز زباں پر
جسے ہو بغض آلِ مصطفیٰ کا | خدا اسکو کرے دوزخ کا کندہ

برا گر جانتے حضرت علی کو | تو بد کیوں کہتے ہم پھر خارجی کو | خدارا جہل پر آئندہ ہو لو | ذرا یہ قول مولانا کا سن لو
جسے اصحاب حضرت سے ہو انکار | رہے ہر دم خدا کی اسپہ پھٹکار

خدایا مشرکوں کو کیجیو خوار | نہ جوڑیں تہمتیں تا ابلہی زنہار | نہیں ہے اولیا سے ہم کو انکار | رکھے حق دور ہمکو اس سے سو بار
جسے کچھ بغض ہووے اولیا سے | ہمیشہ ابر لعنت اسپہ برسے

جو بدلے معنے آیات محکم | دیا ملنے نہ قول فخر آدم | دیا رتبہ نبی کا سمجھے کچھ کم | دکھا دے حق اسے نارِ جہنم
اور اتنا اور بھی سن رکھ حضرت | جو حق پر نا چلا اسپر بھی لعنت

نصیحت کر کے ہم گئے ہار | اثر ہوتا نہیں پر تمکو زنہار | یہ پھر بھی کہتے ہیں تم سے بتکرار | خدارا چھوڑ دو رسم شرک کفار
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو | اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

اگر مانو تو اس میں بہتری ہے | نہ مانوگے تو پھر جا گہ وہی ہے | تمہیں لنترانی کسی کی کیا پڑی ہے | یہاں خود اپنے سر پر آ بنی ہے
تو اپنے حال میں کچھ سوچ خرم | زباں اب بند کر واللہ اعلم

(شریعت کا کوڑا)

تمت